NOKIA
NOKIA
NOKIA
NOKIA
1
2
3
5
6
NOKIA
7
8
9
10
11
12

آج سے چند دہائیاں پہلے ٹیلی فون ایک لگژری کی حیثیت رکھتا تھا۔ پورے محلے میں ایک آدھ گھر ہی ہوتا تھا جہاں یہ سہولت موجود ہوتی تھی۔ پورے محلے نے وہ نمبر اپنے دور دراز کے رشتے داروں اور دفاتر میں دے رکھا ہوتا تھا۔ آدھی رات کو بھی کسی کی کال آتی تو فون والے گھر کے لوگ ماتھے پر شکن لائے بغیر پیغام دے آتے اور وہ آکر اپنی کال سن لیتے۔

ٹیلیفون کے ڈائل کو عام طور پر لاک لگا کر رکھا جاتا۔ شاذونادر ہی گھنٹی بجا کرتی اور جب یہ مبارک گھڑی آتی، تمام گھروالے بھاگے جاتے تاکہ وہ پہلے ریسیور اٹھاسکیں۔

وقت بدلا، ہر گھر پی ٹی سی کا کنیکشن لگ گیا۔ لوگوں کی دلچسپی آہستیہ آہستہ کنٹرول ہوتی گئی۔ پھر اس سہولت کو عاشقوں نے چوری چھپے استعمال کرنا شروع کیا۔ کال آفسز کھل گئے اور لوگوں کے عشق کی ضروریات پوری ہونے لگیں۔

وقت آگے بڑھا۔ پاکٹیل اور انسٹافون نے موبائل سروس شروع کی۔ چونکہ کنیکشن کافی مہنگا ہوتا تھا اس لئے صرف ایک مخصوص طبقہ یہ موبائل خرید پایا۔ پھر آہستہ آہستہ جب قیمتیں کم ہونے لگیں تو دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ مارنا شروع کیا۔ اس وقت یہ سروس اے ایم ایس ٹیکنالوجی پر میسر ہوا کرتی تھی جو کہ آسان الفاظ میں اتنی "ڈیجیٹل" نہیں تھی۔ لوگوں نے شکایت کرنا شروع کی کہ ہر جگہ سگنل نہیں ملتے، کال کے دوران الفاظ کٹتے ہیں۔ ان کمنگ فری نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

پھر جی ایس ایم کا دور آیا اور موبی لنک نے سروس شروع کی۔ ڈیجٹل سروس لوگوں کو بہت پسند آئی۔ اس کے ساتھ ساتھ کومپیٹشن بڑھا تو قیمتیں بھی کم ہونا شروع ہوئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر شخص نے موبائل رکھنا شروع کردیا۔

لیکن لوگوں کو بے چینی پسند تھی چنانچہ بلیک اینڈ وائٹ سکرینوں سے بے زاری بڑھنا شروع ہوئی۔ اس وقت نوکیا

مارکیٹ لیڈر تھا، اس نے کلر سکرین کےموبائل متعارف کروائے اور جو جو افورڈ کرسکا، اس نے بڑے فخر سے وہ موبائل خرید لئے۔

پھر ان دنوں موبائل پر رنگ ٹون لوڈ کرنے کا فیشن شروع ہوگیا۔ جس کے موبائل میں گانوں کی رنگ ٹون کی سہولت میسر نہیں تھی، اس کے دن رات کانٹوں پر کٹنے لگے تاوقتیکہ اس نے اپنا موبائل بدل نہ لیا۔

وقت کا پہیہ مزید آگے بڑھا۔ بڑی سکرین والے موبائل آنا شروع ہوئے۔ ایک دفعہ پھر لوگوں کے ہیجان میں اضافہ ہونے لگا۔ ایج ٹیکنالوجی سے ڈیٹا سروس ملنا شروع ہوئی تو صرف محدود لوگ ہی اسے افورڈ کرپائے۔ جن کے پاس یہ سروس نہیں تھی وہ اسے پانے کی جستجو میں لگ گئے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایپل نے ٹچ سکرین کیا متعارف کروائی، ایک نیا انقلاب آگیا۔ ہر کوئی دن رات ٹچ کی خواہش لئے

گھومنے لگا۔

جو جو ایپل افورڈ کرسکے، انہوں نے آئی فون خرید لیا، جو نہ کرسکے انہوں نے اپنی امیدیں چائنہ سے وابستہ کرلیں کہ کب وہ سستی ٹیکنالوجی نکالیں اور کب وہ بھی ٹچ شریف ہوسکیں۔

سام سنگ اور کوریا کی بدولت چائنہ نے بھی ٹچ کا راز پالیا اور پھر آہستہ آہستہ ٹچ ہر ایک کے ٹچ میں آگیا۔

سکرین کا سائز بڑھا تو لوگوں میں انٹرنیٹ استعمال کرنے کی خواہش جاگی۔ پھر ایج ٹیکنالوجی ناکافی محسوس ہونی لگی۔ لوگ دن رات اس انتظار میں رہنے لگے کہ کب تھری جی آئے اور کب وہ ہائی سپیڈ انٹرنیٹ کا شرف حاصل کرسکیں۔

خدا خدا کرکے تھری جی آیا اور چھا گیا۔ پہلے پہل تو لوگ بہت خوش ہوئے لیکن پھر فور جی کا کیڑا سر اٹھانے لگا۔ جس

کے پاس فور جی ڈیوائس تھی، وہ خوش قسمت تصور کیا جانے لگا۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے اپنی تھری جی ڈیوائسز کو بیچ کر فور جی خرید لیں اور پھر ہائی سپیڈ انٹرنیٹ استعمال کرکے اپنی تمام محرومیوں کا بدلا لینے لگ گئے۔

لیکن اب ایک اور مسئلہ شروع ہوگیا۔ فور جی سے موبائل کی بیٹری بہت جلد ختم ہونے لگی اور ہر وقت موبائل چارج کرنا ممکن نہ رہا۔ اب کیا کیا جائے؟؟؟ بھلا ہو کمرشل کمپنیوں کا، انہوں پاکٹ سائز پاوربینک ڈیوائسز بنانا شروع کردیں جنہیں ایک دفعہ چارج کرلیں تو کئی دفعہ وہ آپ کے موبائل کو یو ایس بی کیبل کے زریعے کہیں بھی اور کسی بھی وقت چارج کرسکتی ہیں۔

جو جو یہ ڈیوائسز افورڈ کرسکے، انہوں نے خرید لیں۔ جو نہ کرسکے، انہوں نے اپنے اپنے ارادے باندھ لئے۔

یہ سلسلہ یہیں پر نہیں رکے گا بلکہ آگے سے آگے چلتا جائے گا۔

دوسری طرف اگر آپ دوسری مخلوق کا جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ پرندے پہلے بھی صبح کے وقت اٹھتے تھے، دانہ پانی چگنے نکل جاتے تھے، سارا دن خوراک کی تلاش میں گزار کر واپس آتے تھے اور گہری نیند سوجاتے تھے۔ وہ پہلے بھی حمد ثنا کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں فور جی نے کوئی ارتعاش پیدا نہیں کیا۔

مجھ کو کبھی کبھی ان پرندوں پر رشک آتا ھے جن کی زندگی میں سکون ہی سکون ھے۔ جن کے پاس اللہ کو یاد کرنے کا وقت ھے اور اپنے ساتھی پرندوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کی عیاشی بھی۔ جو دنیاوی احساس محرومی سے پاک ہیں۔

ان کا راوی صحیح معنوں میں چین ہی چین لکھتا ھے جبکہ ہم۔ ۔ ۔ ۔!!

0307-8162003